

میدانِ کربلا میں صبح کا منظر



راحت بخش ہوئی، ہزاروں دولت جو صفا
 لٹائی ہوئی ہیں، ہزاروں صحرا کی وہ لہک
 وہ جھومنا درختوں کا، پھولوں کی وہ مہک
 ہیرے کی جھل تھی، کوہر کی تار تھے نقرات
 پتے بھی ہر شجر کے، جواہر نگار تھے
 وہ نور، اور وہ دشت سہانا سا، وہ فضا
 وہ جوش گل، وہ نالہ سرغان خوش نوا
 پھولوں سے سبز سبز شجر، سرخ پوش تھے
 وہ دشت کی گہرائی میں تھالے بھی گل کے، سید گل فروش تھے
 وہ دشت، وہ لیم کے جھونکے، وہ سبزہ زار
 اٹھنا وہ جھوم جھوم کے شاخوں کا، بار بار
 خواہشیں خواہاں تھے زیب گلشن زہرا جو آب کے
 شبنم نے بھر دیے تھے کٹورے گلاب کے
 وہ قمریوں کا چار طرف سرود کے، جھوم مہیتر
 پاک سبحان ربنا کی صدا تھی، علی العموم
 کچھ گل فقط نہ کرتے تھے، رب علی کی مدح
 ہر خار کو بھی نوک زباں پر تھی، خدا کی مدح
 چوٹی بھی ہاتھ اٹھانے، یہ کہتی تھی، بار بار
 قدرت کا حاصل رکھنے والے، طائر ہوا میں
 جنگل کے شیر گونج رہے تھے کچھار میں
 بیت صبر میں ہے۔ باقی اس کے ریزہ میں جو صبر کے ہیں